مرتبین: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
صاحبزادہ محمد اُسامہ سمیع

حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت ومقام ومرتبہ
پرفتن اور پُر آشوب دور میں فضلاء حقانیہ کی ذمہ داریاں

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ جلسہ دستار بندی اور ختم بخاری شریف
کی تقریب سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب

سماع حدیث کیلئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا

میرے محترم دوستو بزرگو اور بالخصوص عزیز طالب علم بھائیو! آج الحمد للہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملک بھر کے گوشے گوشے سے آپ سب حضرات نے بڑی مشقتیں اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے یہاں پہنچے ہیں، یہ سفر آپ کا نبی کریم ﷺ کے احادیث کے اختتامی تقریب کیلئے ہے، امام بخاریؒ نے احادیث کی جو کتاب مرتب کی اس کتاب کی یہ آخری حدیث ہے، حدیث نبی کریم ﷺ کے اعمال ان کے افعال ان کے اقوال کو کہتے ہیں، جو چیزیں حضور اقدس ﷺ کی ذات کیطرف منسوب ہے، اس کو مستقل عظیم الشان طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے مدون، مرتب اور محفوظ کیا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسے وحی جلی کہتے ہیں، اس کو قرآن کی شکل میں اللہ نے محفوظ کرایا۔

حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت

حدیث حضور ﷺ کے اقوال اور ارشادات ہیں اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء کے ارشادات اور اقوال کو محفوظ نہیں فرمایا، نبی کریم ﷺ آخری نبی تھے اور یہ آخری امت ہے، اور اسلام آخری دین ہے، اس وجہ سے اسکی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمائی، تو حضور ﷺ کے جو الفاظ ہے وہ بھی وحی ہے، کیونکہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم:٣۔٤) وہ بھی وحی ہے جو اسکو بھیجی گئی تو اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے محدثین کے ذریعہ فرمائی، اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں محدثین کھڑے کیئے ان کی زندگیاں اسی میں گزر گئی۔

صحیح بخاری کا مرتبہ ومقام

اس میں ایک عظیم محدث محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے،امام بخاری رحمہ اللہ کی اس کتاب کو پوری امت نے یہ درجہ دیا ہے، کہ کائنات میں اللہ کی کتاب کے بعد آسمانوں کے نیچے یہ أصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اس کے انتخاب میں بڑی مصیبتیں، تکلیفیں اور بڑی احتیاط برتی گئی ہے، چھ لاکھ احادیث امام بخاریؒ نے جمع کئے پھر ان چھ لاکھ میں انتخاب کیا مختلف کسوٹیوں پر پرکھ رہے تھے ان کے سخت ترین معیار تھے جب کوئی حدیث اس معیار پر اترتا تھا، ہر حدیث کے لئے غسل فرماتے پھر نفل پڑھتے، پھر دعا کرتے کہ یہ بالکل قطعی اور صحیح حدیث ہو تب جا کر اس حدیث کو شامل فرماتے تھے، چھ لاکھ احادیث میں تقریباً ساڑھے سات ہزار کا انتخاب فرمایا پھر تعلیقات اس میں شامل کئے تو مجموعہ کے نو ہزار احادیث کا انتخاب چھ لاکھ سے ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو پھر قبولیت دی۔

صحیح بخاری کے بارے میں امام مروزیؒ کا خواب

امام محمد ابن مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں رکن یمانی اور حطیم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا مراقبہ کیا، آنکھ لگی خانہ کعبہ میں مجھے حضور اقدس ﷺ خواب میں نظر آئے اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کی اِدھر اُدھر کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے ؟ محمد مروزیؒ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری جان آپ پر قربان ہو آپ کی کتاب کونسی ہے..؟ تو حضور اقدس ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ الجامع الصحیح للامام البخاری امام بخاری کی کتاب میری کتاب ہے، تو اسی بخاری کی تقریب میں آپ کا آنا اللہ کا بہت بڑا کرم ہے، اس وقت آپ طالب علم کی حیثیت سے آئے ہیں، حدیث سننے کے لئے آنے والا شخص طالب علم ہی ہوتا ہے، حدیث کا ایک حرف کیوں نہ ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: من سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقاً الىٰ الجنة ،اگر کوئی گھر سے چلتا ہے کہ علم دین کی کوئی بات سمجھ میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس آنے جانے کے بدلے جنت کا راستہ اس کیلئے آسان کر دیتا ہے، اللہ آپ سب کا یہاں آنا اس حدیث کا مصداق بنادے آپ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں ان نوجوانوں نے پوری زندگیاں اور جوانیاں اللہ کے دین کیلئے وقف کیں اور نور نبوت حاصل کیا۔

دینی مدارس نور کے سرچشمے ہیں

یہ جہالت کی یونیورسٹیاں نہیں ہیں یہ نور کے سرچشمے ہیں یہ محمد عربی ﷺ کے اور اللہ کے نور ہیں يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ پرویز رشید ٹائپ کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پوری وضاحت کی ہے، کہ اللہ کے دین کا جو شمع جل رہا ہے تو اس نور کے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں

بجھا سکیں گی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف:۸) چمگادڑ والی بات ہے شاعر کہتا ہے……

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ

چمگادڑ کو اگر دن کو روشنی نظر نہیں آتی تو اس میں دن کا کیا گناہ ہے، کیونکہ وہ دن کو نکل نہیں سکتا رات کے اندھیروں میں زندہ رہتا ہے، تو کچھ لوگ یہاں اندھیروں میں پیدا ہوئے ہیں اور اندھیروں ہی میں زندہ رہ سکتے ہیں انکے لئے روشنی موت ہے، یہ جہل کی یونیورسٹیاں نہیں بلکہ قال اللہ اور قال الرّسول ﷺ اور انوار الٰہیہ کے سرچشمے ہیں، اس کے بغیر ہر چیز جہل ہی جہل ہے، کیونکہ نور صرف وحی ہے، اور جو چیز وحی سے آراستہ نہ ہو اور جس چیز کے ساتھ وحی کی روشنی نہ ہو وہاں آنکھیں کام نہیں کرتی ہے۔

وحی الٰہی کے بغیر سب علوم وفنون بے کار

عقل بھی ضروری چیز ہے، سائنس بھی ضروری ہے، فلسفہ بھی ضروری ہے لیکن یہ سب آنکھیں ہیں اور ظاہری اشیاء ہیں لیکن قرآن وسنت اور وحی نور ہے، اب آپکی آنکھیں بہت بڑی بڑی ہیں نظر بہت زبردست ہے لیکن کیا آپ رات کو دیکھ سکتے ہیں ……؟ نہیں، آپ رات کو کچھ نہیں دیکھ سکتے جب تک سورج، جب تک چاند، جب تک موم بتی اور جب تک چراغ اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ دکھائی نہیں دے گا ،تو عقل اور فلسفہ اور سائنس بھی وحی کے بغیر بے کار ہے یہ ٹارچ اس کے ساتھ لگا دو تو ہر چیز کارآمد ہو جائے گی اور روشنی نہ ہو تو ہر چیز ہلاکت کی طرف لے جائے گی آج سائنس اور فلسفہ نے مغربی دنیا کو کیا دیا……؟ ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں پہنچا دیا اور اسفل السافلین کی طرف پہنچ گئے ، کیونکہ انکے علم وفلسفہ کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی نہیں ہے، آپ ان علماء کی عزت افزائی کیلئے آئے ہیں، کہ مغربیت کے دور، مادیت کے دور، سیکولرزم کے دور، مادہ پرستی کے دور میں اللہ نے ان نوجوانوں کو منتخب کیا، کہ سب کچھ چھوڑ دے زندگی وقف کرے میرے علوم اور میرے قرآن وسنت کیلئے یہ ایسے قدوسی طبقہ ہے کہ انکا انتخاب الیکشن سے نہیں ہوا یہ ڈیڑھ ہزار افراد جو آج نکل رہے ہیں اور شمع اسلام کا ہاتھ میں لیکر نکلے گئے ان کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، الیکشن سے اور ووٹوں سے نہیں ہوتا……

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشند خدائے بخشندہ است

دینی مدارس میں داخلہ انتخاب الٰہی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب : ۷۲) اللہ کی امانت سے سب نے منہ موڑ لیا، آسمانوں نے بھی، زمینوں نے بھی، پہاڑوں نے بھی، کہ یا اللہ! ہم یہ اٹھا نہیں سکتے وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ،

ان بچوں نے ،دینی مدرسوں کے علماء وفضلاء نے اس امانت کو اٹھایا، اللہ ہمیں سمجھائے، کہ یہ وہ طبقہ ہے کہ استخاب الٰہی سے منتخب ہوئے،اور یہ ہزاروں علماء جوکوئی آپکے رشتہ دار ہیں، متعلقین ہیں اور یہ علماء اساتذہ بھی وہ اپنی سعادت اورآپکی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں، یہ بھی اس وقت طالب علم ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو مقامات طلب علم کیلئے مقرر کئے ہیں، فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، پرندے فضاؤں میں، مچھلیاں سمندروں میں اور حشرات الارض اپنی بلوں میں دعا کرتے ہیں، یہ حدیث ہے حدیث کے الفاظ ہیں کہ ان طلباء کیلئے یہ سب مخلوقات دعائیں کرتے ہیں کیونکہ انکی مدرسے علم الٰہی دیتا ہے، نبی کریم ﷺ کی وراثت زندہ ہے،اور وراثت جب تک محفوظ ہے،تو دنیا قائم رہے گی ان کا بڑا مقام اور فضیلت ہے۔

کفار کے نزدیک دینی مدارس کے غلبہ کی اہمیت

اس وقت تمہاری اہمیت اللہ اور رسول ﷺ نے کافروں پر بھی واضح کردی ہے، جو کافر آپکو حقیر سمجھتے تھے، آپکا مذاق اڑاتے تھے کہ یہ مفت خور ہیں یہ قوم وامت پر بوجھ ہیں یہ کسی کام کے نہیں، یہ تو معاشی ترقی نہیں دے سکتے، یہ تو بم نہیں بنا سکتے یہ تو کارخانے نہیں چلا سکتے وغیرہ وغیرہ۔ یہ مادہ پرستوں کی سوچ تھی، تو آج امریکہ اور انگریز اور یورپ سارے ایک ہوئے ہیں سیمناریں کررہے ہیں، مذاکرات ہورہے ہیں، پچھلے پندرہ سال سے اس موضوع پر کہ یہ مسلمان کیوں ختم نہیں ہوتے، مسلمانوں کا یہ جذبہ کیوں قائم ہے، مسلمان کیوں سرینڈر نہیں ہوتے مسلمانوں کے حکمران ہمارے جولیوں میں گر گئے ہیں، مسلمانوں کے افواج ہمارے لئے استعمال ہورہے ہیں، مسلمانوں کی سیاسی بے دین جماعتیں دوڑ لگائی ہوئی ہیں، کہ امریکی آقا کی خوشنودی حاصل کریں تو امریکی کہتا ہے کہ ہمارا منصوبہ کیوں ناکام ہورہا ہے، افغانستان سے کیوں ذلیل ہوکر گئے، افغانستان میں سوپر پاور سویت یونین کیوں تہس نہس ہوا اس کا تجزیہ کررہے ہیں۔

میڈیا پر اسلام کی صداقتوں کا مذاق اڑانا

میڈیا پر بیٹھ کر ساری ساری رات اسلامی صداقتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں، کہ کافر خوش ہوجائیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ پوری دنیا کے امت مسلمہ میں جب تک یہ مدرسوں کا نظام ہے،اور جب تک یہ طالب علم ہیں تو ہمارے عزائم مسمومہ قائم نہیں ہونگے وہ سارے اکھٹے ہوگئے ہیں، کفر ملت واحدہ بن گیا ہے، سوشلزم اور سیکولرازم اور کیپٹل ازم والوں نے سارے اختلافات ختم کردئے ہیں، یہودیوں نے عیسائیوں کو معاف کردیا کہ چلو ہمارا نبی پھانسی پر چڑھا تھا لیکن ہم نے آپکو معاف کردیا مشرق بھی ساتھ ہے، مغرب بھی ساتھ ہے اور بھارت بھی ساتھ ہے، آخر کیوں......؟ صرف تمہاری وجہ سے وہ ایک ہوگئے ہیں، اب تم ایٹم بم سے بھی زیادہ قوی قوت ہو اس کی حقیقت سمجھ لو......

اگر باخبر اپنی شرافت سے ہوجائے　　　　تیری سپاہ ہے انس وجن تو ہے امیر جنود

علم کی دولت کا حصول

اس کائنات کی خلافت اللہ نے آپ کیلئے لکھی ہے تو آپ بڑے خوش قسمت ہیں، حدیث کی باریکیاں تو آپکو اساتذہ کرام نے بیان کی ہونگی میں مختصر ترجمہ کروں گا، آپ حضرات ایک موڑ پر پہنچ گئے ہیں، ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہورہے ہیں، اور وہ مرحلہ ہے، کہ آپ اب طالبعلم نہیں رہے، اب آپ نے دنیا کو یہ پیغام آگے پہنچانا ہے، آپ نے یہ علم دولت کے لئے حاصل نہیں کیا، وزارتوں اور ممبری کیلئے حاصل نہیں کیا، اور اگر آپ نے یہ دین خطیب بننے کیلئے حاصل کیا، بہت بڑا شیخ الاسلام بننے کیلئے حاصل کیا کہ تو بڑا محدث بنے گا اور بڑا نام ہوگا مصنف ہوگا، تو آپکا یہ سارا عمل ضائع ہوگیا، پھر اللہ کے نظر میں اس عمل کی کوئی اہمیت نہیں ہوگا، بلکہ آپ کے حصول علم کا مقصد کہ اللہ کی رضا حاصل کر کے نبی کریم ﷺ کے وراثت کو دنیا تک پہنچانا ہے، نضّر اللّٰہ امراءً سمع مقالتی فوعاھا فحفظھا ثم اداھا کما سمعھا آپ نے تو دارالعلوم میں حدیث پڑھ لی پھر آپ نے یاد بھی کر لی الحمدللہ، جس طرح سنا ہے اسی طرح آپ نے پہنچانا بھی ہے، آپ کے رشتہ دار خوشیاں منا رہے ہیں کہ الحمد للہ آج آپ علم کی دولت سے مالا مال ہوگئے لیکن ہم اس کے ساتھ غم زدہ بھی ہیں، ہمارا دل آپ کی جدائی سے خون کے آنسو رو رہا ہے آپ کو خود بھی اپنی مادر علمی سے جانے پر افسوس ہوگا۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہ سخت ترین دن ہے آپکی زندگی میں اب امتحان شروع ہوگا کہتے ہیں کہ میں فارغ ہوگیا، کیسے فارغ ہوا......؟ فارغ تو آپ دارالعلوم میں تھے اب تو مصروف ہوگئے، دارالعلوم میں مفت کھاتے، مفت پیتے، مفت کتابیں، مفت اساتذہ غرض یہ کہ آپ آزاد اور فارغ تھے، صرف قرآن وحدیث میں مگن تھے لیکن آج آپ مصروف ہوگئے، آج سے آپکی ڈیوٹی لگ گئی اور ڈیوٹی بڑی سخت ہے، وارث رسول کی ڈیوٹی پہلی بھی سخت تھی، لیکن اس دور میں پورا عالم کفر ایک ہوگیا ہے، اور انکی آنکھوں میں تم چبھ رہے ہو، مدرسے انکو کھٹک رہے ہیں، اور مدرسہ ان کے دلوں کے لئے ناسور بن گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تک یہ مدرسے سر پر ہیں یہ علماء ہیں، تو میرے مقاصد پورے نہیں ہوں گے تہذیب محمدی ﷺ ختم نہیں ہوگا۔

تہذیبوں کا تصادم

دو تہذیبوں کا ٹکراؤ ہے اور اس کے مقابلہ میں آپ جو تہذیب لئے ہوئے ہیں، اس تہذیب کو اٹھانا ہے، میرے فضلاء بھائیو! دنیا میں ایک کھیل ہوتا ہے، آج کل اولمپکس Olympic کھیل کی شمع ہوتی ہے، اس

میں آگ جلتی رہتی ہے، جس کو ایک گروپ اٹھا کر بھگا کر لے جاتے ہیں کہ دنیا کی آخری سرے تک وہ شمع پہنچائیں گے، آپ کھیل دیکھتے ہیں، تاکہ دوڑ لگی رہتی ہے، بارش برستی ہے، طوفان آتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ شمع بجھ نہ جائے، جب تک میں دوسروں کو پہنچا نہ دوں، جب اولمپکس والے ایسا کرسکتے ہیں تو محمد عربی ﷺ کے شمع کیلئے کتنی بھاگ دوڑ کی ضرورت ہے، آپ ان کو لے کر بھاگیں گے روس جائینگے، چین جائینگے، امریکہ جائینگے، ہندوستان جائینگے اور اس شمع کی روشنی پہنچائینگے ہم انکے دشمن نہیں بندوق لیکر نہیں جائینگے ہم ٹینک لیکر نہیں جائینگے، ہم شمع رسالت کا مشعل لے کر جائینگے، ہمیں ان لوگوں سے غیرت سیکھنی چاہئے، یہ نور ہدایت ہے اس نور ہدایت کیلئے آپ کو بہت بڑی جنگ لڑنی پڑے گی ہر ہر محاذ پر، پہلے علاقہ کی اصلاح کرنی تھی، بدعات سے لوگوں کو بچانا تھا، رسومات ورواج کی جاہلیت سے دیہات بھرے ہوئے تھے ان کا خاتمہ آپ نے کیا۔

عالم اسلام پر عالم کفر کی یلغار

اب تک پورا عالم کفر بھی آپکے خلاف یلغار کرچکا ہے، پورے عالم کفر نے اپنے ٹینک آپکے کئے ہوئے ہیں، پروپیگنڈوں کے سہارے عالم کفر کا میڈیا آپ کے خلاف لگا ہے، صرف آپکے خلاف نہیں بلکہ آپکی صداقت، حقانیت اور دین کے خلاف صف اراء ہوکر حملہ اور ہے، وہ حجاب سے مذاق کرتے ہیں، وہ ہماری انسانی حقوق نہیں مانتے وہ ہمارا حدود وقصاص، وہ ہمارے وراثت کے قوانین اور ہمارے ناموسِ رسالت کا عقیدہ نہیں مانتے، اسکو کوئی پیغمبر تو نہیں آئے گا آپ ہی نبوت کے خاتمے کے لئے ہیں، ان ساری باتوں کا توڑ کرنا ہوگا، تحریر سے، تقریر سے، میڈیا سے، حجت سے، برہان سے، ہم اس کے قائل نہیں کہ یلغار کریں، ہم اپنے پیغام کو جمہوری طریقہ سے آپکی یونیورسٹیوں، آپکے کالجوں، اور آپ کے پارلیمنٹ میں پہنچائیں گے، ہمارے خلاف پروپیگنڈہ نہ کرو ہماری بات سنو! آپ اعتراضات کریں ہم اسکا ازالہ کریں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجت و برہان سے کفر کا مقابلہ کیا، ابراہیمؑ نے کبھی بندوق نہیں اٹھایا، لیکن انکا جو انداز تھا، حجت بازی کے طریقوں سے انکو سمجھایا، وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام: ۸۳) ہم نے حجت دیا تھا، جسکو نبی کریم ﷺ نے آپکے اور میرے سپرد کیا، یہ تو بڑا عظیم مسئلہ ہے، دشمن نے ہماری آزادی برداشت نہیں کی، ہماری ثقافت پسند نہیں، ہماری تہذیب پسند نہیں ہے، دشمن کو ہماری اقتصادیات اور معاشیات نے پورے عالم کفر کو امتحان میں ڈالا ہوا ہے۔

فرقہ واریت سے اجتناب

دشمن ہمیں لڑا رہا ہے، عراق اور شام سے شروع ہوکر مصر اور ایک ایک ملک کو خانہ جنگی میں ڈال

دیا ہے، ہمیں اس خانہ جنگی سے بچنا ہے، ہمیں عیسائی اور یہودی دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے فرقہ وارانہ تعصبات سے نکلنا ہے، ہمیں لسانی عصبیتوں سے نکلنا ہے، ہمیں کہا گیا، لافضل لعربی علی عجمی ولا لأبیض علی الأسود، ہمیں رنگ ونسب اور نسل کے بتوں کو مٹانا ہوگا، کیلئے دشمن ہمارے اندر عصبیت پیدا کر رہا ہے، ہم مفت میں ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں، آپ نے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ یہ سارے مسائل مذاکرات سے حل ہونگے، سیاسی طریقوں سے، بموں سے، دھماکوں سے حل نہیں ہوں گے، اس وقت سیاسی میدان میں بھی عالم اسلام قدم قدم پر آپکا محتاج ہے، آپ کے جو سیاست دان اور لیڈر رہے، انہوں نے قوم کو ہلاکت کی طرف پہنچادیا، یہ بے ضمیر جہالت میں ڈوبے ہوئے حکمران اور وزیروں نے ملک کو لوٹا ہے، ملک کو تباہ کیا ہے، تمام مسائل انہی کی وجہ سے ہیں، ان تمام مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے نفاذ میں ہے، ان حکمرانوں نے اتفاق کیا ہوا ہے، اور یہ عزم کیا ہوا ہے، کہ ہم اپنے ملک میں اسلام نہیں آنے دیں گے، جمہوریت تباہی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے جو کہا یہ استبداد آج ہم دیکھ رہے ہیں پچاس سال سے اس طریقہ سے بھی ہم شریعت کیلئے جد جہد کر رہے ہیں، بیس پچیس سال میں نے سینٹ میں جنگ لڑی پرامن طریقہ سے ہمارے اکابرین نے پارلیمنٹ میں جنگ لڑی لیکن پچاس پچپن سال سے ایک حرف ایک شوشہ بھی اسلام کا انہوں نے یہاں نافذ ہونے نہیں دیا، کہ اس جمہوریت کی ڈھونگ میں اللہ کا دین نافذ کرنا ہوگا۔

اپنے نام کے ساتھ ''حقانی'' کا لقب لگانا

آج ہم آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں، ایک لمحہ بھی آپکا آرام حرام ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ ساری ساری رات کھڑے رہتے تھے، پاؤں میں سوجن آجاتی تھی، اور فرماتے ہیں، کہ آپ پتنگوں کی طرح آگ میں کود رہے ہیں، میں ایک ایک کے پیچھے بھاگ کر اسے کمر سے پکڑ کر اسے بچاتا ہوں، ہر حقانی کو یہی کردار ادا کرنا ہوگا سب فضلاء ہمارے بھائی ہیں، لیکن حقانیہ کے فضلاء کو اللہ نے یہ شناخت دی ہے، پوری دنیا کی کفر کو کھٹک رہا ہے، حقانی لفظ وہ حقانی نیٹ ورک سے بڑبڑا کر اٹھتا ہے، تو حقانی اس وقت ایک تحریک ہے، آپ اللہ کی رضا کیلئے منظم طریقہ سے انشاء اللہ آپ میرے ساتھ عہد کریں کہ آپ سب اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھیں گے، آج کے بعد آپ سب حقانی ہیں، تو حق کا پیغام پہنچانا حقانیت کو نافذ کرنا اور حقانیت کو پیش کرنا ان شاء اللہ یہ آپ کا کام ہوگا۔

حدیث شریف کے ترجمہ سے پہلے ہمیشہ آپ سے ایک عہد لیتا ہوں جو فضلاء حقانیہ ہے، وہ اٹھ کر میرے ساتھ یہ الفاظ پڑھیں، حلف وفاداری ہے اور حلف کیلئے اٹھنا پڑتا ہے، ہم اسمبلیوں میں بھی اٹھتے ہیں۔